https://farid.ps/articles/israel_the_bombing_of_the_king_david_hotel/ur.html

کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکہ

22 جولائی 1946 کو **کنگ ڈیوڈ ہوٹل** یروشلم میں، جو اس وقت برطانوی مینڈیٹ فلسطین کا حصہ تھا، ایک بہت بڑے دھماکے سے ہل گیا جس میں **91 افراد ہلاک** اور **46 زخمی** ہوئے۔ یہ حملہ ارگن نامی صہیونی پیرا ملٹری گروپ نے کیا، اور ہوٹل کو نشانہ بنایا گیا کیونکہ وہاں **برطانوی انتظامی ہیڈ کوارٹر** — بشمول فوجی اور انٹیلی جنس دفاتر — واقع تھا۔

یہ بم دھماکہ علاقے کی جدید تاریخ میں سب سے زیادہ تباہ کن اور متنازعہ سیاسی تشدد کے اعمال میں سے ایک ہے۔ اگرچہ ارگن نے حملے کو اینٹی کالونیل مزاحمت کے طور پر جواز پیش کیا، **آج کی بین الاقوامی تعریف کے مطابق — اقوام متحدہ 1999 دہشت گردی کی فنڈنگ کنونشن اور کسٹمری انسانی قانون کے تحت — یہ دہشت گردی کا ایک عمل ہے**، کیونکہ اس میں سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے جان بوجھ کر ایک سول عمارت کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

پس منظر: برطانوی مینڈیٹ اور بڑھتی ہوئی کشیدگی

کنگ ڈیوڈ ہوٹل، سات منزلہ چونا پتھر کا ایک تاریخی نشان، ایک پرتعیش رہائش گاہ اور فلسطین میں برطانوی حکمرانی کا انتظامی مرکز دونوں تھا۔ جنوبی ونگ، جسے "گورنمنٹ سیکریٹریٹ" کہا جاتا تھا، میں برطانوی فوج کا ہیڈ کوارٹر اور کریمنل انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ (سی آئی ڈی) کے دفاتر تھے۔

1940 کی دہائی کے وسط تک، یہودی عسکریت پسند تنظیموں — **1939 کی وائٹ پیپر** سے مایوس، جس نے یہودی ہجرت اور زمین کی خریداری کو محدود کیا — نے برطانوی کنٹرول کے خلاف مسلح مزاحمت شروع کر دی۔ ہولوکاسٹ نے یہودیوں کے ایک وطن محفوظ کرنے کے عزم کو مزید مضبوط کیا، جبکہ برطانوی، یہودی اور عرب مطالبات کے درمیان پھنسے ہوئے، سیکیورٹی دبانے کے اقدامات پر زیادہ انحصار کرنے لگے۔

یہودی زیر زمین گروپوں میں، **ارگن زوائی لیومی**، **مینا ہیم بیگن** کی قیادت میں، برطانوی اہداف پر براہ راست حملوں کی وکالت کرتی تھی۔ بیگن برطانویوں کو ایک نوآبادیاتی قبضہ گار سمجھتے تھے جو یہودی ریاست کی تشکیل میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔ 1945–46

میں، ارگن لیہی (سٹرن گینگ) اور مرکزی دھارے کی ہاگاناہ کے ساتھ "یہودی مزاحمتی تحریک" میں شامل ہو گئی۔ تاہم یہ اتحاد غیر مستحکم تھا، کیونکہ ہاگاناہ کے رہنما ڈیوڈ بین گوریون اکثر زیادہ عسکریت پسند دھڑوں کو روکنے کی کوشش کرتے تھے۔

حملہ: منصوبہ بندی، انتباہات اور عمل درآمد

اب ڈی کلاسیفائیڈ آرکائیوز کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکے کی تفصیلی بازسازی کی اجازت دیتے ہیں۔ منصوبہ بندی جولائی 1946 کے آغاز میں شروع ہوئی۔ ارگن کا مقصد برطانوی انٹیلی جنس فائلوں کو تباہ کرنا تھا جن میں وہ سمجھتے تھے کہ آپریشن اگاتھا کے دوران ضبط کیے گئے صہیونی سرگرمیوں کے ثبوت تھے، جو ایک بڑے پیمانے پر برطانوی چھاپہ تھا جس میں سینکڑوں یہودی کارکنوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔

ارگن کا منصوبہ اور کمانڈ ڈھانچہ

نئی ریلیز شدہ اسرائیلی اور برطانوی ریکارڈ آپریشن کے کلیدی افراد کی شناخت کرتے ہیں:

- **کمانڈر:** مینا ہیم بیگن
- **آپریشن چیف:** امیچائی پاگلن ("گیدی") – دھماکہ خیز آلہ کا ڈیزائنر
- **ڈس گائز ٹیم:** سات ایجنٹ عربی گلابیا (لباس) میں
- **واچر:** یتزاک سادہ (ہاگاناہ رابطہ کار)
- **ڈرائیور:** یسرائیل لیوی

22 جولائی کی صبح، ارگن ایجنٹوں نے 350 کلوگرام جیلیگنائٹ، دودھ کے کین میں چھپا کر، لاریجنس کیفے کے نیچے ہوٹل کے تہہ خانے میں اسمگل کیا۔ فرانزک تجزیہ نے بعد میں جیلیگنائٹ کو حیفا میں برطانوی آرڈیننس ڈپو سے چوری کیے گئے دھماکہ خیز مواد سے ملایا (سی آئی ڈی فائل RG 41/G-3124)۔

انتباہات: منٹ بائی منٹ بریک ڈاؤن

ایم آئی 5 فائل KV 5/34 اور معاصر گواہیوں سے پرائمری شواہد تین وارننگ کالز کی تصدیق کرتے ہیں:

وقت	ایکشن	ماخذ
11:55 صبح	فلسطین پوسٹ کو کال: "یہودی جنگجو آپ کو کنگ ڈیوڈ ہوٹل خالی کرنے کی وارننگ دیتے ہیں۔"	فلسطین پوسٹ لاگ بک
11:58 صبح	پڑوسی فرانسیسی قونصل خانے کو کال: "ہوٹل میں بم - فوراً نکلیں۔"	فرانسیسی سفارتی کیبل، 23 جولائی 1946
12:01 دوپہر	ہوٹل آپریٹر کو کال: "یہ ہبری انڈر گراؤنڈ ہے۔ تہہ خانے میں دودھ کے کین آدھے گھنٹے میں پھٹیں گے۔"	ایم آئی 5 انٹر سیپٹس، صفحات 112–118

تاہم، ہوٹل سوئچ بورڈ آپریٹر، جھوٹے کالز کی عادی، نے وارننگ کو "ایک اور یہودی مذاق" سمجھ کر مسترد کر دیا۔ چیف سیکریٹری سر جان شا، جب مطلع کیا گیا، نے مبینہ طور پر کہا، "اس ہفتے ہمیں اس طرح کی بیس کالز آئی ہیں۔" برطانوی فوجی تہہ خانے کی تلاش 12:15 پر صرف عوامی علاقوں کی جانچ کی، لا ریجنس کے نیچے سروس کوریڈور چھوٹ گیا۔

12:37 دوپہر پر، دھماکے نے جنوبی ونگ کو تباہ کر دیا۔ دھماکہ اتنا طاقتور تھا کہ ہیبرو یونیورسٹی سیسموگراف پر ریکارڈ ہوا، ریکارڈز، دفاتر اور جانیں تباہ کر دیں۔

انسانی نقصان

91 متاثرین کئی قومیتوں اور کمیونیٹیز سے تھے:

نام	قومیت	کردار
جولیئس جیکبز	برطانوی	اسسٹنٹ سیکریٹری (ہلاک)
احمد ابو زید	عرب	ہیڈ ویٹر، لا ریجنس
ہائم شاپیرو	یہودی	فلسطین پوسٹ رپورٹر
یتزاک ایلیاشار	سیفارڈی یہودی	ہوٹل اکاؤنٹنٹ
کاؤنٹیس برناڈوٹ	سویڈش	ریڈ کراس ڈیلیگیٹ (زخمی)

اٹھائیس برطانوی، اکتالیس عرب، سترہ یہودی اور پانچ دیگر قومیتیں۔ **فلسطین گزٹ (1 اگست 1946)** نے تمام نام درج کیے، حملے کی غیر منتخب نوعیت کو اجاگر کرتے ہوئے۔ متاثرین میں کلرک، صحافی، فوجی اور سول—بہت سے سیاسی تنازعہ میں براہ راست ملوث نہیں تھے—شامل تھے۔

فوری نتائج: افراتفری، مذمت اور دبانے

برطانوی ردعمل فوری اور سخت تھا:

- **23 جولائی:** یروشلم میں کرفیو؛ 17,000 فوجی تعینات۔
- **26 جولائی:** آپریشن اگاتھا کے دوسرے مرحلے میں بڑے پیمانے پر گرفتاریاں۔
- **31 جولائی:** جنرل بارکر نے برطانوی فوجیوں کو یہودی کاروباروں میں داخل ہونے سے روک دیا—اقدام جو بعد میں نسل پرستانہ قرار دیا گیا۔
- **اگست 1946:** بیگن کی گرفتاری کے لیے £25,000 انعام کی پیشکش۔

لندن میں، پرائم منسٹر **کلیمنٹ ایٹلی** نے اپنے کیبنٹ سے کہا، "فلسطین رکھنے کی لاگت اب مینڈیٹ کی قدر سے زیادہ ہے" (CAB 128/6)۔ یہ براہ راست تسلیم تھا کہ بم دھماکے نے برطانویوں کے فلسطین کے سوال کو اقوام متحدہ کو بھیجنے کے فیصلے پر اثر ڈالا—تقسیم کی طرف ایک فیصلہ کن قدم۔

اندرونی یہودی ردعمل اور "وارننگز" بحث

ایک ضبط شدہ **ہاگاناہ میمو** (CZA S25/9021) نے انکشاف کیا کہ **ڈیوڈ بین گوریون** نے **دو دن پہلے آپریشن منسوخ کرنے کی کوشش کی**، خبردار کرتے ہوئے کہ "بہت سے سول" موجود ہوں گے۔ تاہم، ہاگاناہ رابطہ کار **موشے سنیہ** نے جواب دیا کہ منصوبہ "ناقابل واپسی" ہے۔

ارگن نے دعویٰ کیا کہ وارننگز ان کے جانی نقصان سے بچنے کے ارادے کو ثابت کرتی ہیں۔ لیکن کسی بھی معقول فوجی یا اخلاقی معیار سے—خاص طور پر آج **کے بین الاقوامی انسانی قانون** کے تحت، جو غیر متناسب سول نقصان کا امکان رکھنے والے حملوں کو ممنوع قرار دیتا ہے—ایسی آپریشن **دہشت گردی کے طور پر درجہ بندی کی جائے گی**۔ ارادوں سے قطع نظر، غیر

لڑاکا افراد سے بھری سول عمارت کو بم کے نشانے کے طور پر استعمال جدید مسلح تنازعہ کے معیارات سے مطابقت نہیں رکھتا۔

عالمی اور مقامی ردعمل

عربی اخبارات نے پورے فلسطین میں بم دھماکے کو "یہودی دہشت گردی" قرار دیا۔

- **فلسطین:** "یہودی دہشت گردی برطانوی اڈے میں 41 عربوں کو مارتی ہے"
- **الدفاع:** "موت کا ہوٹل"
- **الإتحاد:** "صہیونی بم - ہمیں نکالنے کا پہلا قدم"

بین الاقوامی سطح پر:

- **نیویارک ٹائمز** نے اسے "ایک عمل جو یہودی مقصد کو نقصان پہنچاتا ہے" کہا، امریکہ میں صہیونی فنڈ ریزنگ میں 30% کمی کا ذکر۔
- **ویٹیکن** کا لاسیرواتورے رومانو نے "وحشیانہ طریقوں" کی مذمت کی۔
- **سوویت پریس**، شروع میں خاموش، نے بعد میں اسے "اینٹی امپیریلسٹ مزاحمت" کے طور پر پیش کیا۔
- **جواہر لال نہرو** نے تبصرہ کیا کہ "برطانوی جو بوئیں وہی کاٹتے ہیں"، فلسطین کی افراتفری کو بھارت میں نوآبادیاتی بے چینی سے جوڑتے ہوئے۔

مقدمات اور طویل مدتی نتائج

برطانوی حکام نے 1947 کے آغاز میں **یروشلم ملٹری کورٹس** میں کئی ارگن مشتبہ افراد کا مقدمہ چلایا۔ چھ کو سزائے موت دی گئی، جو عوامی دباؤ کے بعد عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔ دیگر **مئی 1947 کے عکا جیل بریک** میں فرار ہو گئے۔ مینا ہیم بیگن خود گرفتاری سے بچ گئے، 1948 میں اسرائیل کی آزادی کے بعد ایمنسٹی حاصل کی۔

سیاسی طور پر، بم دھماکے نے برطانوی انخلا کو تیز کیا۔ 1947 کے وسط تک، حکومت نے تسلیم کیا کہ وہ فلسطین پر مؤثر طریقے سے حکمرانی نہیں کر سکتی۔ اقوام متحدہ کی تقسیم کا منصوبہ آیا، اور دو سالوں میں، اسرائیل نئی جنگوں کے درمیان پیدا ہوا۔

یادگاری، ریویژن ازم اور جاری تنازعہ

1948 سے، بم دھماکے کی میراث تقسیم کن رہی ہے:

- **1966:** ارگن ویٹرنز نے ہوٹل میں ایک پلیک لگائی جو ان کی وارننگز کو کریڈٹ دیتی تھی اور برطانوی عدم عمل کو مورد الزام ٹھہراتی تھی۔
- **2006:** برطانوی سفارت کاروں نے نئی پلیک کی تقریب کا بائیکاٹ کیا؛ فلسطینیوں نے اسے "دہشت گردی کی تمجید" کہا۔
- **2016:** اسرائیلی سکول نصاب نے اسے "ایک سرجیکل سٹرائیک جو آزادی کو تیز کرتی تھی" کے طور پر پیش کیا۔
- **2021:** فلسطینی این جی او زوخروت نے ایک ڈیجیٹل میموریل لانچ کیا جس میں تمام 91 متاثرین، بشمول عربی عملہ، کو درج کیا گیا۔

اخلاقی اور قانونی جائزہ: آج کے معیارات کے مطابق دہشت گردی

اگرچہ اسرائیل میں کچھ حملے کو نوآبادیاتی مزاحمت کا ایک مایوس کن عمل سمجھتے رہتے ہیں، جدید تعریفیں کم ابہام چھوڑتی ہیں۔ **اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی 2004 کی دہشت گردی کی ورکنگ تعریف** کے تحت — سول افراد کے خلاف جان بوجھ کر تشدد کا استعمال حکومتی پالیسی کو متاثر کرنے کے لیے — **کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکہ دہشت گردی کے طور پر اہل ہے۔**

وارننگز جاری ہونے کے باوجود، ارگن نے جان بوجھ کر طاقتور دھماکہ خیز مواد ایک فعال سول عمارت میں رکھا، جو بعد میں **جنیوا کنونشنز اور انٹرنیشنل کریمنل کورٹ کے روم سٹیٹوٹ** میں کوڈیفائیڈ اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ حملے کا مقصد — خوف سے برطانوی انخلا کو مجبور کرنا — موجودہ قانون کے تحت دہشت گردی کے عمل کے ہر معیار کو پورا کرتا ہے۔

میراث اور غور و فکر

آج، کنگ ڈیوڈ ہوٹل دوبارہ تعمیر شدہ کھڑا ہے، اس کے زخم جزوی طور پر چھپے ہوئے لیکن کبھی مٹائے نہیں۔ زائرین اب بھی ارگن کی لگائی پلیک پڑھ سکتے ہیں — اور قریب ہی، ہلاک شدگان کی عزت میں خاموش میموریل۔

بم دھماکے کے سبق دردناک طور پر متعلقہ ہیں:

- **وارننگز اخلاقی ذمہ داری سے آزاد نہیں کرتیں۔**

- **قومی آزادی کی جدوجہد سول افراد کو نشانہ بنانے پر اخلاقی گراوٹ کا خطرہ مول لیتی ہے۔**
- **نوآبادیاتی سیاق و سباق تشدد پیدا کرتے ہیں جو آزادی کے جنگجو اور دہشت گرد کے درمیان لائنز کو دھندلا دیتے ہیں۔**

پیچھے مڑ کر دیکھیں تو، کنگ ڈیوڈ ہوٹل بم دھماکہ صرف ایک "فوجی آپریشن" نہیں بلکہ **غلط حساب اور انسانی لاگت کی المیہ** تھا۔ اس نے برطانوی انخلا کو تیز کیا لیکن بدلے کی تشدد کے چکر کو بھی جڑ سے اکھاڑ پھینکا جو آج بھی اسرائیلی فلسطینی تنازعہ کو تشکیل دیتا ہے۔

موجودہ معیارات کے مطابق، یہ **ایک دہشت گردی کا عمل** کے طور پر کھڑا ہے — ایک سخت یاددہانی کہ انصاف یا قوم سازی کی تلاش کبھی معصوم جانیں کی قیمت پر نہیں آنی چاہیے۔

حوالہ جات

1. گریٹ برطانیہ۔ کیبنٹ آفس۔ **Cabinet Conclusions, 25 July 1946**۔ CAB 128/6۔ دی نیشنل آرکائیوز، کیو۔
2. گریٹ برطانیہ۔ ایم آئی 5۔ **Irgun Zvai Leumi: Intercepted Communications and Warning Calls, July 1946**۔ KV 5/34, صفحات 112–118۔ دی نیشنل آرکائیوز، کیو, 2006۔
3. اسرائیل۔ کریمنل انویسٹی گیشن ڈویژن (سی آئی ڈی)۔ **Forensic Report on King David Hotel Explosives, 22 July 1946**۔ RG 41/G-3124۔ اسرائیل اسٹیٹ آرکائیوز، یروشلم۔
4. اسرائیل۔ ہاگاناہ آرکائیوز۔ **Internal Memo: Ben-Gurion to Moshe Sneh, 20 July 1946**۔ S25/9021۔ سینٹرل زائنسٹ آرکائیوز، یروشلم۔
5. مینڈیٹ فلسطین۔ **The Palestine Gazette**, نمبر 1515 (1 اگست 1946)۔ گورنمنٹ پرنٹر، یروشلم۔
6. اقوام متحدہ۔ **دہشت گردی کی فنڈنگ کی ◆◆وک تھام کنونشن**۔ جنرل اسمبلی ریزولیوشن 9 ,A/RES/54/109 دسمبر 1999۔
7. اقوام متحدہ۔ **بین الاقوامی دہشت گردی ختم کرنے کے اقدامات: ورکنگ گروپ رپورٹ**۔ ,A/59/894 2004۔
8. **الدفاع (یافا)**۔ "موت کا ہوٹل۔" 23 جولائی 1946۔

9. **الاِتحاد** (حیفا)۔ "صہیونی بم – ہمیں نکالنے کا پہلا قدم۔" 23 جولائی 1946۔

10. **فلسطین** (یافا)۔ "یہودی دہشت گردی برطانوی اڈے میں 41 عربوں کو مارتی ہے۔" 23 جولائی 1946۔

11. **لاسیرو اتورے رومانو** (ویٹیکن سٹی)۔ "فلسطین میں وحشیانہ طریقے۔" 24 جولائی 1946۔

12. **دی نیو یارک ٹائمز**۔ "یروشلم میں دہشت گردی کا دھماکہ۔" 23 جولائی 1946۔

13. ایڈیٹوریل: "ایک عمل جو یہودی مقصد کو نقصان پہنچاتا ہے۔" 24 جولائی 1946۔

14. **دی فلسطین پوسٹ** (یروشلم)۔ "ہوٹل وارننگ لاگ، 22 جولائی 1946۔" اندرونی سوئچ بورڈ ریکارڈز۔ اسرائیل اسٹیٹ آرکائیوز۔

15. بیگن، مینا ہیم۔ **The Revolt**. سیموئل کاٹز کی ترجمہ کردہ۔ لندن: ڈبلیو ایچ ایلن، 1951۔

16. کلارک، تھرسٹن۔ **By Blood and Fire: The Story of the King David Hotel Bombing**. نیو یارک: پٹنم، 1981۔

17. خالدی، راشد۔ **The Iron Cage: The Story of the Palestinian Struggle for Statehood**. بوسٹن: بیکن پریس، 2006۔

18. مورس، بینی۔ **A History of the First Arab-Israeli War: 1948**. نیو ہیون: ییل یونیورسٹی پریس، 2008۔

19. سیگیو، ٹام۔ **One Palestine, Complete: Jews and Arabs under the British Mandate**. ہائم واٹزمین کی ترجمہ کردہ۔ نیو یارک: میٹروپولیٹن بکس، 2000۔

20. ڈان ہوٹلز آرکائیوز۔ **کنگ ڈیوڈ ہوٹل کی تعمیر نو کی تصاویر، 1946–1948**. 15 اکتوبر 2025 کو رسائی۔

21. زوخروت۔ **کنگ ڈیوڈ ہوٹل متاثرین کا میموریل**. جی پی ایس کوآرڈینیٹس کے ساتھ ڈیجیٹل ڈیٹا بیس۔ 15 اکتوبر 2025 کو رسائی۔

22. امپیریل وار میوزیم۔ **تصویر HU 73132: کنگ ڈیوڈ ہوٹل کی تباہی، 23 جولائی 1946**. لندن۔

23. لائبریری آف کانگریس۔ میٹسن فوٹوگرافک کلیکشن۔ **کنگ ڈیوڈ ہوٹل، 1946 سے پہلے کا چہرہ**. واشنگٹن، ڈی سی۔